U63106. P-13-1-10

tle – KHITAAB-E-FAZIL TARJUMA MEEZAAN-E-ADIL.

thor – Sayyed Riyazul Hasan; Sayyed Sibtain; Sayyed Raza

blisher – Noorul Matabe (Lucknow).

te – 1341 H

ges – 40.

bjects –

ملنے کا پتہ سکریٹری انجمن مؤید العلوم مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

سلسلۂ تصانیف انجمن مؤید العلوم نمبر ۳

خطاب فاصل

ترجمہ

میزان عادل

از

جناب مستطاب فخر الملۃ والمتکلمین مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ پرنسپل مدرسۃ الواعظین صدر انجمن مؤید العلوم لکھنؤ

باہتمام سید ریاض الحسن

نول المطابع لکھنؤ میں چھپا

قیمت ۲/

باسمہ سبحانہ

تمہید کتاب

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے طلاب اُن عظیم مراحل کو دیکھتے ہوئے جو انہیں قلیل مدت میں طے کرنے ہیں اسبات کے مستحق ہیں کہ جہاں تک اُن کے لئے منزل کی تسہیل ممکن ہو اسمیں پہلوتہی نہ کیجائے. اگرچہ اُن کی بلند استعداد اور فاضلیت اس امر کی ہرگز محتاج نہیں کہ زبان عربی کو اردو کر کے اُن کی مدد کیجائے لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ مفید استدلالوں کا ذخیرہ ایک جگہ جمع کر دینے سے اُنکے لیے آسانیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور اُن کا وہ وقت عزیز جو اُن مطالب کے تلاش میں صرف ہوتا بچ کر کسی دوسرے ضروری کام میں کام آ سکتا ہے اور یہ ایک کار آمد امداد ہے۔

چونکہ ان فاضل طلاب کی فرائض سے یہی ہے کہ وہ دین مسیحی کے مقابلہ میں اسلامی طریقہ کی ترجیح ثابت کریں یا آئین یہود کو باطل ثابت کر کے اسلام کی حقیقت کو واضح کریں اور اس مطلب کے لیے رسالہ مختصرہ میزان عادل جو علامہ سید رضا بن حجۃ الاسلام سید محمد مہدی کے تصنیف سے ہے کافی ووافی تھا لہذا مرجع الانام حجۃ الاسلام ناصر شریعۃ جدہ خیر الانام الکاشف لبنا النوارہ حجب الظلام المزری باشعۃ افاداتہ البدر التمام البحر الطمطام والبحر السنۃ المعتام زین اللیالی دبہا والایام عماد المجتہدین الکرام ثمال الزمن جناب مولانا المولوی السید نجم الحسن صاحب قبلہ ادام اللہ برکاتہ العالیہ نے مجھے اس کے ترجمہ کرنے کے لیے مامور فرمایا تصنیف تو بہت بڑی چیز ہے لیکن ترجمہ کرنا بھی

میری نظر میں مشکل تھا تاہم امر عالی نے اپنے برکات سے میری تائید
کی تاآنکہ یہ ترجمہ تمام ہوا اور میں نی اس ترجمہ کا نام خطاب فاضل رکھا
میں اس ناچیز خدمت کو انجمن موید العلوم کے لیے نامزد کرتا ہوں ؎
گر قبول افتد زہے عز و شرف"

سبط حسن النقوی
منتصف ثانی الربیعین
۱۳۴۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس خدا کا شکر جس نے اپنے حکم مین کسی کو شریک نہین کیا نہ اُسکی بی بی ہے نہ بچہ اور خدا کا درود و سلام اُسکے پیغمبر خاتم النبیین پر جو اُسکے راہ کا رہبر ہے یعنی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ پر اور اُنکے پاکیزہ آل اور منتخب اصحاب پر۔ مین نے یہ مختصر رسالہ جو اہل کتاب و اہل اسلام کے عقیدون کا فرق بیان کرتا ہے بعض برادران ایمانی کی فرمائش اور علم توحید کی خدمت کے لیے تحریر کیا اور اسکا نام **میزان عادل** رکھا۔

یہ رسالہ تین مقصدون مین منقسم ہے **مقصد اول** مین الوہیت کا بیان ہے **مقصد دوم** مین نبوت کا ذکر ہے تیسرے **مقصد** مین کتب مقدسہ کا تذکرہ ہے۔

خدا سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے قولی اور عملی لغزشون سے محفوظ رکھے اور اس تصنیف کو اپنے ہی لیے مخصوص سمجھے کیونکہ وہ محسن اور بڑا مہربان ہے۔

چند تنبیہین پہلی تنبیہ یہ ہے کہ جب ہم ان تینون[ع۵] ملتون مین سے کسی ایک ملت کی طرف کسی عقیدہ کو منسوب کرینگے تو دو مین سے ایک بات نسبت کی صحت کیلئے ضرور ہوگی یا[۱] تو وہ ملت اسبات پر یون متفق ہوگی کہ شاذ و نادر کے سوا کسیکو اسمین اختلاف نہوگا۔ یا[۲] وہ اُنکی کسی کتاب معتبر سے ماخوذ ہوگا۔

ع۵۔ یہودی۔ نصرانی۔ مسلمان ۱۲ مترجم۔

دوسری تنبیہ یہ ہے کہ دلالت سے مراد ہماری وہ لفظ صریح ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہو۔

تیسری تنبیہ یہ ہے کہ ہماری اس کتاب میں جہاں کہیں خدا یا اُسکے رسولوں کی طرف برائیوں کی نسبت نظر آئے تو ایسا خیال نکرنا چاہیے کہ ہم نعوذ باللہ بے تہذیبی کی کیونکہ ہماری غرض تو یہ ہے کہ وہ فریق جسکے عقیدہ سے ایسی ایسی باتیں ثابت ہوں وہ مورد الزام قرار پائے۔

چوتھی تنبیہ یہ ہے کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے توریت جناب موسیٰ پر اور انجیل جناب عیسیٰ پر اور دوسری کتابیں اور پیغمبروں پر نازل فرمائیں اور وہ سب کی سب مقدس کتابیں ہیں لیکن وہ کتابیں جو کچھ کل ان ناموں سے مشہور ہیں یہ وہ نہیں ہیں جو نازل ہوئی تھیں جیسا کہ تیسرے مقصد میں معلوم ہوگا۔

جب کبھی ہم توریت و انجیل کا ذکر بسکی اور استخفاف کیساتھ کریں تو اُس سے مراد ہماری وہی توریت و انجیل ہوگی جو اب اہل کتاب میں اس نام سے موسوم ہے نہ وہ جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھیں۔

پانچویں تنبیہ میں مصنف نے سفروں کے حوالے دیتے ہوئے اپنے مقرر کردہ رموز کے تصریحات بیان کیے ہیں چونکہ ہم نے رموز کو توضیح مطلب میں مخل سمجھا اسلئے ہم نے بجائے رموز ترجمہ میں تصریحات سے کام لیا اور یہ تنبیہ تنبیہ پنجم بیفائدہ سمجھکر چھوڑ دیا گیا۔ (مترجم)

لیکن قرآنی آیتیں اُن کا بیان سورہ کا ذکر اور آیت کا شمار بتا کر کیا جائیگا۔

[illegible]

[illegible]

شروع کرنے سے پہلے ہم ایک یہ فوائد مقدمہ ذکر کرتے ہیں۔

پہلا فائدہ عقائد کا علم ایک ایسا علم ہے جس سے انسان کو جاہل رہنا زیبا نہیں کیونکہ جب انسان عاقل کا فرد کامل ہوتا ہے تو وہ لوگوں کو دو قسموں پر منقسم دیکھتا ہے ایک وہ قسم جو طبیعت کی طرف منسوب ہو کر طبیعین کہے جاتے ہیں دوسرے وہ جو ملت کی طرف منسوب ہو کر ملیین کے لقب سے ملقب ہیں۔ پھر وہ ملیین کو اسبات پر متفق پاتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کے لیے ایک دوسرا ابدی عالم در پیش ہے اور صانع عالم کا ایک مخصوص دین ہے جو اسپر عمل کریگا اس دوسرے عالم میں اسکو فائدہ پہونچیگا اور ہمیشہ کے لیے سعادت حاصل ہوگی اور جو شخص اسکے دین کے برخلاف عملدرآمد کریگا وہ ہمیشہ کے لیے شقی اور بدبخت ہو جائیگا ایسے اختلاف کو معلوم کر کے یہ شخص بمقتضائے فطرت اسبات پر مجبور ہوگا کہ وہ بحث و نظر کر کے دو باتوں میں سے ایک بات کو طے کر لے یا تو وہ صانع عالم کا یقین کریگا اور ایسی صورت میں اسے لازم ہوگا کہ وہ اسکی مخصوص دین کی شناخت میں کوشش و سعی کرے اور اسکی امتثال احکام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے تاکہ عذاب الیم ابدی سے رہا ہو کر نعیم سرمدی سے مشرف ہو اور اگر ایسا اختلاف عظیم دیکھکر اس شخص نے بحث و فحص سے کام نہ لیا تو پھر خطر عظیم سے بچ نہیں سکتا۔

دوسرا فائدہ خدا اور اسکے احکام کا پتا الہی کتابوں سے نہیں ملسکتا کیونکہ ان کتابوں کو جبھی خدا کی طرف منسوب کر سکتے ہیں جب خدا کا علم پہلے سے موجود ہو اس سمجھا جا سکتا ہے کہ خدا کی شناخت اور ان چیزوں کی معرفت جو وجود خدا پر مترتب ہیں صرف عقل ہی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔

تیسرا فائدہ عقل کے احکام دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جنکی ۔ یہ وہ ہیں جن کے

ساتھ حکم کرنے مین عقل کسی واسطہ کی احتیاج نہین رکھتی۔ اور وہ عقل کے سامنے
ویسی ہی نمایان ہین جیسی حواس کے سامنے محسوسات! انمین کسی قسم کا ریب و شک
نہین ہوتا۔ ان بدیہیات کو اولیات بھی کہتے ہین۔

دوسرے نظری یہ وہ ہین جن کا اثبات اولیات کے ذریعہ سے کیا جاتا
ہے ہم اس مقام پر پانچ بدیہی چیزون سے کام لینا چاہتے ہین اور وہ یہ ہین۔
(۱) کوئی شئے اپنے سے پہلی نہین ہوسکتی (۲) ایسا نہین ہوسکتا کہ کوئی
شئی کسی شئی سے مقدم بھی ہو موخر بھی (۳) وہ برابر چیزین جن کا کوئی ترجیح دینے والا
نہو انمین سے ایک ہی موجود نہین ہوسکتی (۴) دو متلازم چیزین اگر ہونگی تو ساتھ ہی
ہونگی یہ نہین ہوسکتا کہ ملزوم ہو اور اُسکا لازم نہو (۵) نقیضین کسی ایک مقام
مین ایک ہی وقت اور ایک ہی جہت سے نہ جمع ہوسکتی ہین نہ اُٹھ سکتی ہین۔

چوتھا فائدہ وہ صورت جو ذہن مین آئے اگر وہ خارجی وجود کے اعتبار سے
دیکھی جائے تو تین حالون سے خالی نہوگی یا تو وہ واجب لذاتہ ہوگی (واجب
لذاتہ اُسے کہتے ہین جس کا وجود عقل کے نزدیک ذاتاً لازم ہو اور اُسکا عدم ذاتاً
ممتنع ہو) اسکو قدم لازم ہے۔ یا وہ صورت ممتنع لذاتہ ہوگی (ممتنع لذاتہ وہ ہے
جسکا وجود عقل کے نزدیک اُسکی ذات کو دیکھتے ہوے نہو سکے۔) یعنی عدم اسکا
مقتضائے ذات ہو۔ یا وہ صورت ممکن لذاتہ ہوگی (اور ممکن وہ چیز ہے جس کے
لیے عقل وجود و عدم دونوان کو برابر تجویز کرتی ہو) اسکو حدوث لازم ہے۔
اسمین کوئی شک نہین کہ ممتنع کی صورت ذہن مین آتی ہے اور اُسکا تصور ہوسکتا
ہے جیسے وہ جسم جو کسی مکان مین نہو اور اسمین بھی کلام نہین کہ تیسری قسم (ممکن)
بھی عالم محسوسات مین موجود ہے اور وہ دنیا کی تمام چیزین ہین جو انسان کے روبرو
ہین۔ اب جو کچھ اختلاف ہے وہ وجود قسم اول مین ہے۔ یعنی آیا واجب موجود ہے یا نہین

جتنی بحثین آئندہ آئینگی اُن کا دار و مدار اسی پر ہے وہ تمام بحثین تین مقصدون مین ختم ہو جائینگی۔

پہلا مقصد الوہیت مین

پہلا سبق جسے اللہ کہتے ہین وہ صانع عالم اور قدیم ذاتی اور واجب الوجود لذاتہ ہے گنتی سے لوگون کے علاوہ جتنے عقلا ہین اُن سب نے ایسی ذات کے وجود پر اتفاق کیا ہے کیونکہ صحیح عقلون نے اُسکے وجود کی گواہی دی ہے اور تمام موجودات نے اپنے وجود مین محتاج ہو کر اسکا پتا بتایا ہے

وجود باری پر استدلال

جس موجود ہستی کا ہم ادراک کر سکتے ہین اور ہمارے حواس اُسے سمجھ سکتے ہین وہ دو حال سے خالی نہین ہین یا وہ عین ہین یا عرض۔ عین سے مراد ہماری کل اجسام ہین یا اجسام کے اجزا۔ اور عرض سے مراد وہ صفتین ہین جو اجسام یا اجزاے اجسام مین پائی جاتی ہین جتنی چیزون کا اعیان مین شمار ہے وہ سب کی سب حادث ہین کیونکہ وہ کبھی حرکت[1] و سکون سے خالی نہین ہوتین۔ اور یہ دونون حادث ہین اور جو چیز حادث سے الگ[2] نہو سکے وہ بھی حادث ہے۔ رہگئے اعراض (یعنی وہ صفتین جو اجسام مین پائی جاتی ہین) وہ بھی حادث ہین کیونکہ اُن کو محل کی احتیاج ہوتی ہوتی ہے اور حادث محل کا بیان ہو چکا۔ اور جس چیز کو حادث کی احتیاج

---

[1] حرکت [illegible]

[2] [illegible] محال ہو پس وہ ممکن ہے اور جو ممکن ہو وہ حادث ہوگا [illegible] جو چیز حادث سے الگ نہین ہو سکتی وہ حادث [illegible] محتاج ہو اور اگر وہ قدیم ہوتی تو حادث سے مستغنی ہوتی [illegible] ۱۲

ہو وہ بھی حادث ہے اور جب تمام موجودات کا حدوث ثابت ہو گیا تو یہ بھی معلوم
ہو گیا کہ ایک پیدا کرنے والے کی ضرورت ہے (کیونکہ کوئی بھی شئی حدوث سے
خالی ثابت ہوا) پھر اگر ہم اس پیدا کرنے والے کو بھی حادث فرض کریں تو وہ بھی
اسی مجموعۂ حوادث میں شامل ہو جائے گا اور اس تمام مجموعہ کی احتیاج ایک ایسی ہستی
موجد کی جانب ثابت ہوگی اور اگر ہم اس موجد کو واجب تسلیم کریں تو ہمارا دعویٰ ثابت
ہو جائے گا۔

دوسرا سبق — چونکہ بیان سابق سے معلوم ہو چکا کہ جوہر و عرض دونو حادث ہیں اسلئے ایسا امر جسکو ہم خدا مانتے ہیں وہ نہ جوہر ہوگا نہ عرض اور نہ وہ اپنے غیر کا ضد ہوگا کیونکہ ضدیت اُن دو وجودی چیزوں میں ہوتی ہے جو یکے بعد دیگرے ایک ہی محل میں آ سکیں لیکن ایک ہی وقت میں جمع نہو سکیں (جیسے سیاہی اور سفیدی) ا تو اگر خدا کسی کا ضد ہو تو اپنے ضد کے بعد کسی محل میں آ سکیگا اور ایسی صورت میں وہ حادث ہوگا - اور نہ آپ میں اور دوسری چیز کے مابین مماثلت ہو سکتی ہے کیونکہ جب دو چیزوں میں مماثلت ہوتی ہے تو اُنکے درمیان میں ایک وجہ ضرور ہوتی ہے جس میں وہ دونو شریک ہوتے ہیں اور جس کی وجہ سے مماثلت پیدا ہو سکتی ہے اور ایک اور چیز بھی ضروری ہے جو اُن دونوں میں فرق پیدا کرے تاکہ دو کے دو رہیں اور ایک نہو جائیں اسلئے اگر جناب باری اور کسی اور شے میں مماثلت تسلیم کیجائے تو وہ وجہ ممیز اور جو اُن دونوں میں فرق کرتی ہے اور وجہ جامع سے مرکب ہوگا اور چونکہ مرکب اپنی اجزا کا محتاج ہوتا ہے اسلئے وہ بھی محتاج ہوگا حالانکہ واجب بالذات ہرگز محتاج نہیں ہوتا -

تیسرا سبق — ان بیانات سے اہل کتاب کے وہ تمام بیانات باطل ثابت ہوتے ہیں جو وہ کہتے ہیں یا جن کا اُن کی کتابوں میں تذکرہ ہے کہ خدا انسان کی صورت ہو گیا کہ

اُسکے بال صاف اور ستھرے اُون کی طرح ہین یا یہ کہ اُسکے دو پاؤن ہین جو نیلی عقیق شفاف کے مانند ہین یا یہ کہ اُسکے دونون گھٹنون کا فوقانی حصہ چمکدار پیتل کیطرح ہو اور تحتانی حصہ ایسا ہے جیسے دہکتی ہوئی آگ یا یہ کہ اُسکا لباس برف کی طرح سپید ہے یا یہ کہ اُسکے دامن سے ہیکل بھر گئی یا یہ کہ اُسکا منظر ویسا ہی ہو جیسے یشب اور عقیق اور قوس قزح کا ہوتا ہی یا یہ کہ آدم و حوا نے اُسکی آواز جنت مین چلتے ہوے سنی یا یہ کہ وہ طور سینا کی چوٹی پر اُترا یا یہ کہ وہ ابر مین آیا اور جناب موسیٰ اُسکے پاس ٹھہر گئے اور اُسکا نام لیکر پکارا تب خدا اُنکے آگے آگے چلا یا یہ کہ اُسنے صیہون کو اپنے رہنے کیلئے پسند کیا یہ تمام باتین ایسی ہین جن سے خدا بلند و برتر ہے ۔

چوتھا سبق اسمین شک نہین کہ خدا ہر چیز کو جانتا ہی کیونکہ اُسی نے تمام چیزونکو بنایا ہے اور بنانا بغیر ارادہ ہو نہین سکتا پھر کیونکہ ممکن ہی کہ جو چیز مراد ہو وہ معلوم نہ ہو اور یون بھی اُسکا علم ثابت ہی کہ اُسکی بنائی ہوئی چیزین ممکن ہین اور ممکن جسطرح اپنے وجود مین علت کا محتاج ہی اُسیطرح اپنے باقی رہنے مین محتاج علت ہی ورنہ ممکن ممکن نہ رہیگا بلکہ وہ واجب ہو جائیگا اور یہ محال ہے (کیونکہ کوئی شے اپنی حقیقت کو چھوڑ نہین سکتی) اور جب ثابت ہوا کہ تمام چیزین اپنے باقی رہنے مین اسکی محتاج ہین تو لامحالہ اُسکا علم ہر حال اور ہر زمانہ مین اُن چیزون پر محیط ہوگا یہ ایک ایسا احاطہ ہوگا جس کے حاصل کرنے مین نہ ترتیب مقدمات کی ضرورت ہوگی نہ علامتون کی دیکھ بھال کی نہ کسی آلہ کے استعمال کی کیونکہ ان واسطون کی ضرورت اُن لوگون کو ہوتی ہے جن کے علوم کسبی ہوتے ہین لیکن خدا کا علم ایسا نہین ہی بلکہ وہ تمام موجودات کا احاطہ یون کئے ہوے ہے کہ اسپر نہ کوئی چیز مخفی ہے نہ مشتبہ ورنہ وہ اُن کی تدبیر کرنے سے عاجز ہوگا اور خدا اس سے بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق پہلی باتون پر نظر کرنے سے یہ باتین مخفی نہین رہ سکتین کہ توریت رائج کے یہ مضامین بالکل غلط ہین کہ خدا نے جب بنی اسرائیل سے اسبات کا وعدہ کیا کہ مین تمھین فرعون اور اہل مصر کی ذلیل کن باتون سے نجات دونگا

[illegible]

باب ۱۲ فقرہ ۱۲ میں لکھا ہے کیونکہ میں آج کی رات ملک مصر میں گزرونگا اور سب پہلوٹھے انسان سے لیکر حیوان تک جو ملک مصر میں ہیں مارونگا [illegible] پھر فقرہ دوازدہم میں ہے [illegible] فقرہ سیزدہم میں ہے اور وہ خون تمہارے لئے ان گھرون پر جہان تم ہو نشان ہوگا اور میں [illegible]

اور مصریوں کی ہر ایک پہلوٹھی اولاد کو برباد کر دونگا تو اُن کو حکم دیا کہ وہ ذبیحہ ذبح کرکے
اپنے دروازوں کو اسکے لہو سے رنگ دیں تاکہ یہ لہو خدا کیلئے شناخت کی
علامت ہو اور جب خدا مصر میں آئے تو انہیں دروازوں کے ذریعہ
سے دوست دشمن میں امتیاز کرے جس دروازے پر لہو کا رنگ نظر آئیگا
وہ اُسے چھوڑ دیگا غلط ہونے کی دلیل یہ ہے کہ علامت کی احتیاج اُسے
ہوتی ہے جسے اشتباہ کا خوف ہو اور یہ بھی غلط ہے کہ آدم و حوا نے جب خدا
کی آواز سنی تو وہ درختوں میں چھپ گئے تب خدا نے آدم کو پکار کے پوچھا
کہ تم کہاں ہو اور یہ بھی کہ خدا نے آدم سے کہا کہ تمکو ننگا ہونے کی خبر
کس نے دی کیا تم نے اس درخت سے کھایا جس کے کھانے کو میں نے
تمہیں منع کیا تھا یعنی انجیل رائج کا یہ مضمون غلط ہے کہ خدا کی جہالت
لوگوں کی جہالت سے زیادہ محکم تر ہے (کیونکہ اسمیں خدا کی جہل کا اثبات ہے)
تشبیہ اور قصۂ آدم جو تکوین کے تیسرے باب میں مذکور ہے اُسکی دیکھنے
سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) آدم کو گندم کھانے کے قبل بالکل سمجھ
نہ تھی حتی انیکہ ان کو اپنا برہنہ ہونا معلوم نہ تھا (۲) گیہوں کھا چکنے کے بعد آدم

[illegible]

معرفت میں خدا کے مانند ہو گئے (۳) خدا معرفت کو برا سمجھتا ہے جبھی تو اُسنے ایسی چیز کے کھانے سے منع کیا تھا جسکا نتیجہ اچھائی اور برائی کی معرفت تھی (۴) جس کو فہم ہو خدا اُسکو بھی تکلیف دیتا ہے (۵) ایک اور درخت بھی ہو اگر کوئی اسکا ثمر کھائے تو ہمیشہ کی زندگی میں خدا کا شریک ہو جائے۔

چھٹا سبق خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا اگر وعدہ خلافی اُسکے لیے تجویز کیجائے تو خدا کے وعدوں کا کوئی اعتبار نہ رہے اور نہ اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیجانب کوئی شے مرغب ہو سکی نیز اسلئے بھی وعدہ خلافی اسکے لیے ثابت نہیں ہو سکتی کہ وہ قبیح ہے اور جاہل قبح کے سوا کوئی ارتکاب قبیح نہیں کرتا یا وہ شخص اسکا ارتکاب کرتا ہے جس کو قبیح کے بجا لانے کی احتیاج ہو حالانکہ خدا جہالت اور احتیاج دونوں سے بلند ہے۔

ساتواں سبق مضمون سابق سے یہ بات معلوم ہو سکیگی کہ توریت رائج میں یہ مضمون "کہ خدا نے عالی کاہن سے اسبات کا وعدہ کیا کہ کہانت اسکی ذریت میں ہمیشہ باقی رکھیگا پھر اُسکے بعد کہانت اسکی ذریت سے نکال کر دوسروں کو دیدی" بالکل غلط ہے یوں ہی یہ بھی باطل ہے کہ ساؤل سے خدا نے وعدہ کیا کہ تمھاری سلطنت ہمیشہ باقی رہیگی پھر اس سے موںھ پھیر لیا اور بادشاہت اور داؤد کو دیدی۔

[illegible]

[illegible]

آٹھوان سبق خدا حکیم ہے وہ کوئی فعل بلا فائدہ نہین کرتا کیونکہ عبث قبیح ہی اور خدا کے علم محیط سے اسکا قبیح ہونا باہر نہین اور ایسی چیز کے ارتکاب کی ضرورت و احتیاج بھی نہین کیونکہ وہ ہر شئے سے مستغنی ہی اور چونکہ وہ عالم بھی ہے اور حکیم بھی اسلیئے کسی فعل پر پشیمان ہونا محال ہی کیونکہ ندامت اسیپر ہی افعال پہ ہوتی ہی جن کا ارتکاب انجام کی لاعلمی کیوجہ سے ہوتا ہے یا اُن کی ارتکاب کی احتیاج ہوتی ہے یا بطریق عبث کوئی بات کی تھی بعد جب انجام کا علم حاصل ہو یا احتیاج نہ رہے یا نادانی پر عقل غالب آئے تو ندامت کا موقع پیش آتا ہی اور انسان یون تاسف کرتا ہی کہ کاش ایسا فعل مجھسے سرزد نہوتا حالانکہ خدا علیم ہے پھر کسی چیز سے جہالت کیون ہوگی اور وہ غنی بھی ہی پھر کسی شئے کی احتیاج کیون ہوگی اور وہ حکیم بھی ہے پھر عبث کیون کرے گا۔

نوان سبق آٹھوین سبق کے مضمون سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی کہ خدا انسان کو بناکر پچتایا اور ساؤل کو بادشاہ بناکر نادم ہوا کیونکہ اُسنے اپنے وعدے کے خلاف کیا اور اپنی بات پوری نہ کی۔

دسوان سبق جس طرح خدا اپنے مخلوقات سے مشابہ نہین ویسی ہی اس کے صفات بھی مخلوقین کے صفات سے بلند و برتر ہین تولا محالہ اسکا علم و قدرت و قوت وغیرہ علم و قدرت و قوت مخلوقات سے مشابہ نہین ہی کیونکہ اس کی صفات قدیم بھی ہین واجب بھی (کیونکہ مرجع صفات ذات ہی) اور مخلوقین کے صفات حادث بھی ہین اور ممکن بھی۔

علم [illegible] انسان [illegible]

[illegible] بادشاہ [illegible]

گیارہوان سبق مضمون سابق سے توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوتا ہی کہ خدا یعقوب سے شب بھر کشتی لڑتا رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی جب اُس نے دیکھا کہ وہ یعقوب پر غالب نہین آتا تو اُسنے یعقوب کی ران پر اس زور سے مارا کہ ان کا کولا اتر گیا اور کہا کہ بس اب مجھے چھوڑ دو کیونکہ صبح ہوگئی ہے یعقوب نے کہا کہ مین اُسوقت تک نہ چھوڑونگا جب تک تو مجھے برکت نہ دیگا۔

بارہوان سبق اسمین کوئی شک نہین کہ خدا ایک ہے اُسکا کوئی شریک نہین ہی کیونکہ اگر اُسکا کوئی شریک ہوتا تو وجوب وجود مین دونو مشترک ہوتے اور کوئی چیز ایسی بھی ہوتی جو دونو مین تفرقہ کرتی ورنہ تعدد باطل ہوگا۔ اور جب مشترک اور ممیز دونون ہونگے تو واجب مرکب ہوگا اور جب مرکب ہوگا تو اپنے اجزا کا محتاج ہوگا حالانکہ واجب لذاتہ محتاج نہین ہوتا نیز اس دلیل سے بھی نفی شریک ہوسکتی ہی کہ اگر جسم معین کی حرکت دینے کا خدا ارادہ کرے تو یا اُس کا شریک اُسکے ارادے کے بعد اس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ نہ کرسکیگا یا کرسکیگا اگر ارادہ نہ کرسکیگا تو لامحالہ شریک مغلوب ہوگا اور خدا کا ارادہ اُسکے ارادے کو دبا دیگا تو ایسا شریک مخلوق ہوگا نہ خالق۔ اور اگر وہ اس جسم کے ساکن کرنیکا ارادہ کرسکیگا تو تین باتون مین سے کوئی ایک بات ضرور پائی جائیگی (۱) یا دونون ارادے نافذ ہونگے (ارادہ متحرک حرکت دیگا اور ارادہ مسکن سکون پیدا کریگا) یہ محال ہے کیونکہ کسی جسم مین اجتماع حرکت و سکون غیر معقول اور ناممکن ہی۔ (۲) یا دونون مین سے کسیکا ارادہ نافذ نہوگا یہ بھی غیر معقول ہی کیونکہ ناممکن ہی کہ جسم کسی وقت حرکت و سکون دونون سے خالی ہو

[illegible] پیدایش فقرہ ۲۴ باب ۳۲ [illegible]

(۳) یا یہ کہ ایک کا ارادہ نافذ ہوگا اور دوسرے کا ارادہ نافذ نہوگا یہ صورت ممکن ہے لیکن جس کا ارادہ نافذ ہوگا وہی خدا ہے اور جس کا ارادہ نافذ نہین ہوسکتا وہ شریک نہین ہوسکتا بلکہ مخلوق عاجز ہوگا۔

تیرھوان سبق اس بیان سے معلوم ہوا کہ عقیدہ نصاری (جو اُن کا مخصوص عقیدہ ہے) کہ خدا تین اقنیموں سے مرکب ہے (۱) باپ (۲) بیٹا (۳) روح قدس اور یہ تینوں ایک ہین باطل ہے اور ہم اُن سے یہ سوالات کرینگے جو ذیل مین مذکور ہین (۱) ایک کے تین ہونے اور تین کے ایک ہونے کے کیا معنی ہین (۲) کیا جائز ہے کہ انبیا اور مرسلین تثلیث سے جاہل ہون اور وہ اپنے رب کو نہ پہچانین کیونکہ انھون نے تثلیث کا ذکر نہ صراحۃً کیا ہے نہ اشارۃً۔ (۳) یہ عقیدہ کہان سے لیا گیا۔ کیا جناب عیسیٰ کے اس قول سے جو انھون نے خدا سے خطاب کرکے کہا تھا کہ "زندگی جاودانی تیری معرفت ہی تو فقط خدائے حقیقی ہے اور یسوع مسیح تیرا پیغمبر ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے ماخوذ ہے جو آپنے اس کاتب سے کہا تھا جس نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ سب مین اول کون سی وصیت ہے تب آپنے فرمایا کہ اے اسرائیل سُن "پہلی وصیت یہ ہے کہ ہمارا رب ہمارا الٰہ ہے اور وہ ایک ہی ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے ماخوذ ہے جو بسبیل انکار آپنے اس شخص سے کہا تھا جس نے آپ کو معلم صالح کہکے پکارا تھا" تجھے کیون صالح

کہکے پکارتا ہو صالح تو ایک ہی ہو اور وہ اللہ ہے۔ یا جناب عیسیٰ کے اُس قول سے ماخوذ ہے جو آپنے مریم مجدلیتہ سے فرمایا تھا کہ میری بہنون[۱] سے جاکر کہو کہ مین تمھارے اور اپنے باپ اور تمھارے خدا اور اپنے خدا کی طرف جاتا ہون۔ یا آپ کے اس قول سے ماخوذ ہو کہ ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ یا یہ عقیدہ جناب عیسیٰ کے نماز پڑھنے اور تضرع و استغاثہ کرنے سے سمجھا گیا جو آپ درگاہ باری مین کیا کرتے تھے تاکہ وہ اُن سے سولی کی بلا کو دفع کرے یا جناب عیسیٰ کے اس قول سے ماخوذ ہی "کہ اے باپ اگر ممکن ہو تو اس جام کو مجھ سے پھیر دے ہوگا وہی جو تو چاہیگا نہ وہ کہ جو مین چاہتا ہون گا" اسیطرح بہت سے آپکے افعال و اقوال ہین جو صاف صاف جناب عیسیٰ کی مخلوقیت اور جناب باری کی الوہیت پر دال ہین۔

تنبیہ نصاری نے اپنے مطلب کے ثابت کرنیکے لئے چند ضعیف وجہین بیان کی ہین جن کو نمونہ کے طور پر ہم بیان کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ نصاری اپنے ایسے مہتم بالشان عقیدون کو کس طرح کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین۔

پہلی دلیل یہ ہے کہ چارون انجیلون مین جناب عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے اور اللہ کو اُن کا باپ کہا گیا ہے اسکا مقتضی یہ ہے کہ مسیح بھی الہ ہون۔ کیونکہ الہ کا فرزند بھی الہ ہوگا۔ لیکن اس دلیل کا فساد ظاہر ہے کیونکہ اور انبیا کے باب مین بھی اسی قسم کے کلمات وارد ہین بلکہ عام اہل صلاح کے لئے بھی اسیطرح کے کلمات استعمال

[۱] عربی انجیل یوحنا مین ہے ولکن اذہبی الی اخوتی اور اسکا ترجمہ یہی ہے جو متن مین ہے ۱۲

[illegible] خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا [illegible]

[illegible]

کیے گئے ہین جیسا کہ عہدنامہ قدیم اور جدید دونون مین کثرت سے اسکی مثالین موجود
ہین بلکہ پولس نے تو اسکے لیے اپنے اُس رسالت مین جو اہل روم کی طرف کی تھی
ایک قاعدہ کلیہ بنایا ہے وہ یہ کہتا تھا " اسلیے کہ جو لوگ روح اللہ کے مطیع ہین وہ سب کے
سب خدا کے فرزند ہین۔ نیز جناب عیسیٰ کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنی ذات کو فرزند
انسان کہتے تھے تو لامحالہ ابن اللہ کہنا مجاز ہوگا۔

دوسری دلیل وہ ہے جس کا تذکرہ انجیل مین ہے کہ جناب عیسیٰ نے کہا " مین اور
باپ ایک ہی ہین اور یوحنا کی پہلی رسالت مین ہے کہ جو لوگ آسمان مین شاہد ہین
وہ تین ہین باپ اور کلمہ اور روح القدس اور یہ تینون ایک ہی ہین۔ اور چونکہ
جناب عیسیٰ نے خدا کے ساتھ اپنا اتحاد بیان کیا ہے لہذا وہ بھی الٰہ ہونگے۔
یہ دلیل بھی فاسد ہے کیونکہ اسطرح کی باتین حوارین کے لیے بھی کہی گئی ہین چنانچہ
منجملہ منقولات جناب عیسیٰ یہ بھی ہے " تاکہ سب ایک ہوجائین جیسا کہ تو اے باپ
مجھ مین ہے اور مین تجھ مین ہون تاکہ وہ بھی ایک ہوجائین اور ہم سے متحد ہوجائین
تاکہ عالم اس بات پر ایمان لائے کہ تو نے مجھے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے " اور معلوم ہے کہ

[illegible]

ہی کہ وہ سب ایک نہیں ہیں لہذا تاویل کلام کی ضرورت ہے اور یوں وحدت کی تاویل کرنی چاہیئے کہ اُن کی اقوال اور انکی دعوتیں ایک ہی ہوں جو تری آواز ہو وہ میری آواز ہو اور جو میری آواز ہو وہ اُن کی آواز ہو کیونکہ اگر دعوتیں اور اقوال مختلف ہونگے تو اُن کا اختلاف اسبات کا پتا دیگا کہ اُن میں سے بعض جھوٹی ہیں پھر ایسی صورت میں وہ مقصود کیونکر حاصل ہوگا جو چاہتے ہیں کہ کل عالم میری رسالت پر ایمان لائے اور اسبات کا یقین کرے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ یوں ہی وہ اتحاد جو جناب عیسیٰ نے خدا سے ظاہر کیا ہے اُس سے بھی مراد یہی ہوگی کہ اُن کی دعوت ارادہ خدا کے مطابق ہے جیسا کہ تمام انبیا کی شان یہی ہی۔

الوہیت جناب عیسیٰ پر نصاریٰ کی تیسری دلیل یہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے لیکن یہ عجیب و غریب استدلال ہے کیونکہ اس دلیل کا مقتضیٰ یہ ہی کہ آدم بدرجہ اولیٰ خدا تسلیم کئے جائیں اسلئے کہ وہاں ماں بھی نہیں ہی یوں ہیں ملکی صادق[عہ] بھی زیادہ سزاوار ہے کیونکہ اُسکے باب میں وارد ہوا ہے کہ اُسکی نہ ماں ہے نہ باپ نہ اُسکی وجود کی ابتدا ہے نہ اس کی زندگی کے لئے کوئی انتہا ہے۔

چوتھی دلیل اُنکی اس مطلب پر یہ ہے کہ اُنھوں نے مردے زندہ کئے۔ اس سے بھی اُن کی الوہیت نہیں ثابت ہوتی اول اس سبب سے کہ معجزہ خارق عادت ہی کا نام ہے اور خارق عادت جو امور ہیں اُن میں باعتبار خارق عادت ہونے کی کوئی تفرقہ نہیں ہی چاہے وہ مردے کا زندہ کرنا ہو یا لکڑی کا اژدہا بنانا ہو یا پانی کا خون کر دینا ہو جیسا کہ جناب موسیٰ نے یہ معجزات دکھلائے۔ دوسرے یہ کہ اگر احیائے موتیٰ ہی کی جہت سے کسی کی الوہیت تسلیم کیجائے تو جناب حزقیل[عسہ] پیغمبر نے بنی اسرائیل

[عہ] یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ جس کی نہ دنوں کا شروع نہ زندگی کا آخر ۔ عبرانیوں کا باب ہفتم فقرہ سوم

[عسہ] یہ قصہ کتاب حزقیل باب ۳۷ سے شروع ہوتا ہے ۱۲

کی مقتولین کی ایک بڑی فوج کو زندہ کیا تھا حالانکہ وہ اتنی مدت کی مردہ تھی کہ اُن کی ہڈیان
بالکل بوسیدہ ہوگئی تھین۔ یوہین الیاؑ نے بھی مردہ زندہ کیا تھا اور جناب الیسعؑ نے بھی
یہ اعجاز دکھلایا تھا اور مسیحؑ کے لئے تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ مرنے کے بعد قبر مین
اتارے گئے اور اُن کا جسم الیسع کی ہڈیون سے مس ہوا تو وہ فوراً زندہ ہوکر کھڑی
ہوگئی پھر اگر اس معجزہ کا ظاہر ہونا صاحب معجزہ کی الوہیت کی دلیل ہو تو ان سب کی
الوہیت تسلیم کرنی چاہیئے اور اسلئے بھی کہ جب جناب عیسیٰؑ سے یہ چاہا گیا کہ وہ
عازر کو زندہ کرین تو انھون نے آسمان کی طرف آنکھ اٹھاکر کہا کہ اے باپ مین تیرا
شکر ادا کرتا ہون کہ تو نے میری بات سنی اور مین جانتا ہون کہ تو ہر وقت میری بات
سنتا ہے لیکن مین اس گروہ کے لیے جو اسوقت کھڑا ہے چاہتا ہون کہ اس بات
پر ایمان لائین کہ تو نے اُن کی طرف مجھکو اپنا رسول بناکر بھیجا ہے۔ جب یہ کہہ چکے تو
بڑی آواز سے عازر کو آواز دی کہ باہر آ۔ اس آواز کے ساتھ ہی عازر باہر آگیا۔ اس
اعجاز دکھلانے کے وقت جو تضرع وزاری درگاہ باری مین جناب عیسیٰؑ نے کی ہے
(اور یہ کلام صریح کہ مین تجھسے اظہار معجزہ چاہتا ہون تو اسلئے کہ یہ لوگ میری رسالت پر
ایمان لائین) وہ اس بات پر دلیل ہے کہ جناب عیسیٰؑ مخلوق خدا تھے اور خود اپنی
مخلوقیت اور احتیاج کے معترف تھے۔ خدا لوگون کی توصیف و ثنا سے بزرگ

ہے. اور اُسکے رسولون پر سلام اور خدا کیلئے تمام ستائش سزاوار ہے۔

دوسرا مقصد نبوت مین

حکیم مطلق کی حکمت کا مقتضے یہ ہے کہ وہ رسولون کو بھیجے اور شریعتون کو معین فرماوے اسلئے کہ لوگون کو ایسی باتون کا تعلیم دینا جو اُن کو دنیا و آخرت مین مفید ہو عقل کی نظر مین بہتر ہے اور خود عقل مین اتنی قوت موجود نہیں جو ان باتون کی تعلیم کی ذمہ وار ہوسکے کیونکہ عقل کبھی تو کسی چیز کی بہتری کا حکم دیتی ہے جیسے وہ سچائی جو نفع رسان ہو اور کبھی کسی شئے کی بدی کا حکم کرتی ہے جیسے وہ دروغ جو مضرت رسان ہو لیکن کبھی وہ اپنی حکومت سے خاموشی اختیار کرلیتی ہے مثلاً جب اُس کے سامنے مسئلہ کذب نافع پیش کیا جائے تو اُس کو نہ وہ اچھا کہتی ہے نہ برا۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز عقل کے ذریعہ سے نہیں معلوم ہوتی جبتک جناب باری خاص ذریعون سے تعلیم نہ دے اور جب لوگون کو اُن کی مصلحتون کی تعلیم نظر عقل مین مستحسن معلوم ہوئی تو اُسکا ترک کرنا باوصف قدرت قبیح اور برا ہوگا اور ذات جناب باری تمام بری باتون سے برتر اور پاک ہے۔ اسلئے اُسے شریعتون کا معین کرنا اور رسولون کا بھیجنا لازم ہوگا شریعت وہ قانون الٰہی ہے جو اچھی چیز کو مباح یا واجب بتاتی ہے اور بُری چیز ولن سے روکتی ہے۔

پہلا سبق نبوت خدائی سفارت کا نام ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ وہ الٰہی احکام کو بتائے اور اُن کو نہ مٹنے دے نہ بدلنے دے۔ اسلئے وہ ایک عظیم عہدہ اور بڑا منصب ہے۔ جب تک خدا کسی بندہ کو بالخصوص اسی منصب کے لیے استحقاق دیکھکر منتخب نہ فرمائے اُسوقت تک کسیکو حاصل نہیں ہوسکتا لہٰذا اس منصب پر چوری یا دھوکے سے قبضہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ صاحب نبوت سے ان ذریعون

وہ لیجا سکتی ہے - یہی حال اُس سیادت کا ہے جو نبیوں کو منصب نبوت کیلئے مہیا کر دیتے ہیں اسکی تحصیل بھی اوروں کیلئے ناممکن ہے کیونکہ جس طرح یہ منصب خدا ہی کیطرف سے ہے اس منصب کا مقدمہ بھی اسی کیجانب سے ہے"

دوسرا سبق

جو کچھ ہم نے پہلے سبق میں بیان کر دیا ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ رائج الوقت توریت کا یہ مضمون غلط ہے کہ "اسحٰق عہ چاہتے تھے اور اُن کا حتمی عزم یہ تھا کہ وہ اپنے بڑے صاحبزادے (عیسو) کو برکت عطا کریں لیکن ان کی بی بی جن کا نام ربقہ تھا اس ارادہ کے مخالف ہوئیں اور انھوں نے برابر اور لگاتار کوششیں اور حیلے کر کے وہ برکت اُن کی چھوٹے بیٹے یعقوب کو دلوادی جو ارادہ اسحٰق کے برخلاف بات تھی اور اسحٰق کے ہاتھ سے جاتا رہا اور وہ اپنے بڑے بیٹے عیسو سے وہ وعدہ وفا نہ کر سکے جو انھوں نے اس برکت کے دینے کے متعلق کیا تھا"

استنباطات

توریت رائج کے اس مضمون سے کئی باتیں مستفاد ہوتی ہیں (۱) یہ کہ خدا کی وہبی باتوں (جیسے نبوت اور برکت) میں بھی چوری اور مکاری جیسے حیلہ بازی کہتے ہیں ممکن ہے (۲) یہ بھی کہ حیلہ گر کے کامیاب ہو جانیکے بعد اُس سے ان چیزوں کا واپس لینا ناممکن ہے (۳) یہ بھی کہ اگر کوئی شخص مستحق لعنت ہو جائے تو ممکن ہے کہ کوئی دوسرا اس بوجھ کو اسکی طرف سے اٹھا لے کیونکہ یعقوب ڈرتے تھے کہ ایسا نہو کہ اسحٰق یعقوب کے مکر پہ مطلع ہو کر اُن پر لعنت کریں مگر ماں نے اسبات کی ضمانت کر لی کہ بیٹے کیطرف سے -

عہ [illegible] ۱۲

لعنت کا بوجھ وہ خود اٹھا لینگی۔ (۴) یہ بھی کہ اسحاق اسقدر العیاذ باللہ نا فہم تھے کہ انکو اپنے بیٹے عیسو کے بشری اور بکریون کے کھال مین فرق نہین معلوم ہوتا تھا (۵) یہی کہ پیغمبر شراب پیتا تھا (۶) یہ بھی کہ پیغمبر نبوت کے پہلے جھوٹ بولتا ہے کیونکہ یعقوب نبوت کے پہلے دو مرتبہ جھوٹ بولے۔

تیسرا سبق پیغمبر کا ان وہمون سے پاک ہونا لازم ہے جن کے وجود سے پیغمبر کی قدر لوگون کی نظرون مین گھٹے یا نہ رہے جیسے ماں کا زنا کار ہونا یا باپ کا زانی ہونا یا اسکا زنا زادہ ہونا یا خود ایسا ہو لیکن سلسلۂ النسب اس شخص تک پہونچتا ہو جو زنا زادہ ہو کیونکہ یہ وہ بُرے انتساب ہین جن مین اسکی قدر باقی نہین رہ سکتی اور لوگ اسکو عزت کی نظر سے نہین دیکھ سکتے اور جب لوگ نفرت کرنے لگین تو رسالت کا فائدہ گم ہو جائیگا کیونکہ مقصود تو یہ تھا کہ لوگ اُس سے محبت کرین اور اُس سے مانوس ہون تاکہ جن باتون کا وہ حکم دے اسکو جلد قبول کرلین اور اُسکی آواز پر آواز دین۔ اور یہ ان بری انتسابون کے بعد ناممکن ہے۔ رائج الوقت توریت مین بھی اسبات کی تصریح ہے کہ زنا زادہ خدا کی جماعت مین داخل ہونے کے قابل نہین اگرچہ اُس کے اوپر کی دسوین پشت مین ہو۔ پھر جب ایسا شخص جماعت الرب مین داخل نہین ہو سکتا تو اسکا نبی ہو جانا کیونکر ممکن ہے۔

چوتھا سبق اس تیسرے سبق کے بعد توریت رائج کا یہ مضمون غلط ثابت ہوا کہ یفتاح جلعادی ایک زانیہ عورت کے بیٹے تھے باوصفیکہ روح رب یفتاح پر سایہ افگن تھی۔ اسیطرح یہ بھی غلط ہوگا کہ جناب سلیمن بن داود کی ماں

یعنی خدا کی جماعت مین داخل نہ ہو سکنے سے [illegible] اسکا نبی [illegible] ہونا بھی [illegible] ممکن ہے [illegible]

یفتاح نام ایک شخص بڑا بہادر تھا یہ ایک [illegible] کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور یفتاح کا باپ جلعاد تھا [illegible] کتاب قضاۃ ۱۱ [illegible] فقرہ [illegible] کتاب قضاۃ [illegible] فقرہ

لہ یعنی وہ نبی ہو سکے۔

بتشیع تقفین جن سے معاذ اللہ جناب داؤد نے زنا کی تھی یوہین یہ بھی غلط ثابت ہوا کہ یہوذا ابن یعقوب نے کنتہ سامار سے زنا کی تب فارص اور زارح پیدا ہوئے جو زنا زادے تھے اور داود اس سلسلہ کی دسوین پشت مین تھی کیونکہ نسب جناب داؤد کا سلسلہ یون ہے "داود بن یسی بن عوبید بن بوعز بن سلمون بن نحشون بن عمینا داب بن رام بن حصروم بن فارص۔

پانچوان سبق پیغمبر کبھی زنا نہین کرتا کیونکہ زنا ایک مہلک گناہ ہے وہ بندہ کو خدا سے دور کرتا ہے اور جب خدا کے علم مین کوئی شخص ایسا گناہ کرتا ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ خدا اسکو عہدہ نبوت دینے کیلئے منتخب فرمائے۔ نیز یہ بھی خیال کرنے کی بات ہے کہ جو شخص زنا ایسے بڑے گناہ کو عمل مین لاوے وہ جھوٹ سے کیونکر احتراز کرے گا۔ اور جب جھوٹ بولنا اس سے بعید نہ ہوگا تو ایسے شخص کی تبلیغ رسالت پر اعتبار کیونکر ہو سکیگا اور جب اعتبار نہ ہوگا تو ایسے شخص کی رسالت لغو ہوگی۔

چھٹا سبق مضمون سابق پر نظر کرکے توریت رائج کا یہ مضمون باطل ثابت ہوگا کہ ان کی خیال مین معاذ اللہ لوط نے شراب پی کر اپنی دونون لڑکیون سے زنا کی اور ان کے بطن سے مواب اور ابن عمی پیدا ہوئے اور داود نے العیاذ

باﷲ نتشبع سے زنا کی جو اوریا کی بی بی تھین۔ پھر داؤد نے چاہا کہ اوریا اپنی بی بی سے ہم بستر ہو تاکہ حمل چھپ جائے مگر اوریا نے اسبات سے انکار کیا اور اپنے برادران مجاہدین کی غمخواری اور ساتھ دینے کیلئے زندگی کے عیش و نشاط سے کنارہ کشی کی جب داؤد نے دیکھا کہ یہ انکار ہی کرتا ہے اور انکو اپنی رسوائی کا خوف ہوا تو اوریا کو ایک شدید مہم پہ بھیجا جہان وہ قتل ہوگیا یہ قصہ اور اس قصہ کے مابعد جو کچھ ہے وہ سفر سموئیل ثانی کے ۱۲ اور ۱۳ اور ۱۶ صفحہ پہ مذکور ہے۔

اس قصہ مین جناب داؤد کو فقط زانی ہی نہین کہا بلکہ چند اور باتین جو کسی پیغمبر کی طرف منسوب نہین ہوسکتین جناب داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کردین۔

(۱) اس عورت کے ساتھ زنا کی نسبت دی ہے جو جناب داؤد کی سردار لشکر کی بی بی ہے۔

(۲) ایسے ناصح سردار کو مکروحیلہ سے قتل کرادیا (۳) چند مقام پہ بیعزتی اور بے حمیتی کی نسبت دی ہے۔ (۱) جب معاذاﷲ داؤد نے نتشبع سے زنا کی تو جو زنا زادہ لڑکا اس سے پیدا ہوا وہ بیمار ہوگیا داؤد اسوقت خدا کی بارگاہ مین نہایت تضرع و زاری سے دعا مانگتی تھی کہ خدا اسے شفا دے۔

امنون بن داؤد نے اپنے بھائی ابیشالوم کی بہن جن کا نام تامار تھا زنا کی۔ جب ابیشالوم کو معلوم ہوا تو اسنے اس عمل کے پاداش مین امنون کو قتل کرڈالا داؤد کو بجائے اسکے کہ اسبات کی خوشی ہوتی کہ ایسا خبیث جس نے اپنی بہن سے زنا کیا مارڈالا گیا رنج ہوا اور ایسا رنج ہوا کہ اسکے غم مین بہت دنوں روئے۔

تصحیف ہوا مترجم ع ... ثموئیل باب دوازدہم فقرہ ... مین مذکور ہے ۱۲ ... مین اسکا نام ... تمام قصہ باب ... ثموئیل باب ... مین مذکور ہے ۱۲ [illegible]

[illegible]

(۳) ابیشالوم نے ایک مرتبہ اپنے باپ کی لونڈیون سے زنا کیا اور باپ کی بےحرمتی کی جب وہ قتل کر ڈالے گئے تو اسطرح کار زار روئے جیسے کوئی مجنون ہوجاتا ہے کیونکہ انکا نوحہ تھا اے بیٹا ابیشالوم اے بیٹا اے بیٹا کاش تیرے عوض مین مرجاتا اے ابیشالوم اے بیٹا اے بیٹا یہ نوحہ کرتے جاتے تھے اور راہ چلتے جاتے تھے۔

ساتوان سبق پیغمبر کبھی شراب نہین پیتا کیونکہ وہ عقل ایسی چیز (جو خدا کی عطا کی ہوئی چیزون مین سب سے زیادہ اشرف اور بہتر ہے اور وہی انسان کو اور جانورون سے ممتاز کرتی ہے) کو زائل کر دیتی ہے لہذا عقلمند اپنے نفس کے لئے ایسی خصلت نہین اختیار کرتا جو اسی برائی مین بےشعوری کیوجہ سے ڈال دے۔ پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ شراب پینے والے کو خدا نبوت ایسی عظیم عہدے کیلئے منتخب کرے ایسے شخص سے تبلیغ مین سچائی کی کیا امید ہوسکتی ہے اور وہ جھوٹ سے کیونکر بچ سکتا ہے۔

آٹھوان سبق ساتوین سبق کے معلوم ہونے کے بعد توریت رائج کا یہ مضمون یقینا باطل ہے کہ جناب نوح علیہ السلام نے العیاذ باللہ شراب پی اور اتنی پی کر جامہ سے باہر ہوگئے اور جناب لوط نے معاذ اللہ شراب پی اور نشہ کی حالت یہ ہوئی کہ دونو بیٹیون کے ساتھ زنا کی اور انکو معلوم نہوا کہ انھون نے کیا کیا اور اسحق جو انبیا کے باپ تھے انھون نے العیاذ باللہ شراب پی اور اپنے بیٹے یعقوب کو

[illegible] دیکھو کتاب پیدایش ۹ [illegible] نقرہ [illegible] ۱۲ [illegible] باب نوزدہم [illegible] لاکر [illegible] پاس [illegible] اپنے بیٹے [illegible] برکت [illegible] لاکر [illegible] نقرہ [illegible]

[illegible]

مبارک کی دی۔ یوہین انجیل رائج کی وہ شراب خواری کی نسبت بھی باطل ہی جو حضرت جناب عیسیٰ کی طرف دی ہی کیونکہ اسمین یہ مضمون ہی کہ جناب عیسیٰ نے بنی اسرائیل کو جھڑکتے ہوئے فرمایا ہی کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا جو نہ روٹی کھاتا تھا نہ پانی پیتا تھا تو تم نے اسے شیطان بتایا پھر انسان کا بیٹا آیا جو کھاتا پیتا ہی تو تم نے کہا کہ بڑا کھانیوالا اور شراب پینے والا انسان ہے۔

نوان سبق پیغمبر نبوت کے پہلے جھوٹ بولتا ہی نہ بعد نبوت دروغ گو ہوتا ہی اس معاملہ مین تبلیغی باتین اور غیر تبلیغی باتین سب یکسان ہین۔

دسوان سبق جب مضمون مذکور صحیح اور یقینی ہی تو توریت رائج کا یہ مضمون غلط ہی کہ وہ پیغمبر سن رسیدہ جو بیت ایل کے گھر مین سکونت پذیر تھا اسنے ایک مرد خدا سے اسوقت جھوٹ بولا جب اُسنے اسکے ساتھ پلٹنے اور اُسکے گھر مین اُسکے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا تھا کیونکہ خدا نے اسکو پلٹنے سے منع کیا تھا تو اس نے اس سے یون کہا" مین بھی تمھاری طرح نبی ہون لیکن مجھ پر یہ وحی ہوئی ہی کہ مین تجھین لیکر پلٹون تاکہ تم کھاؤ اور پیو اور یون اُنھون نے جھوٹ کا ارتکاب کیا

[illegible]

اور یوہین مرد خدا الیسع نے بنہدد بادشاہ ارام سے جھوٹ بولا جب اُس نے
اُنکے پاس حزائیل کو یہ دریافت کرنے کیلیے بھیجا کہ بادشاہ کو شفا ہوگی یا وہ مرجائیگا
تب اُنھون نے اس سے تو کہا کہ اس سے کہہ دینا کہ شفا ہوجائیگی لیکن خدا نے
مجھے خبر دی ہے کہ وہ مرجائیگا۔

گیارہوان سبق پیغمبر نہ مشرک ہوتا ہے نہ مشرک کی مدد کرتا ہے نہ شرک سے
راضی ہوتا ہے کیونکہ سب سے زیادہ مہتم بالشان جس کیلیے انبیا بھیجے گئے یہی بات
تھی کہ وہ لوگون کو خدا کی توحید کیجانب دعوت دین اور ان کو شرک سے روکین پھر
کیونکر یہ بات عقل مین آسکتی ہے کہ عہدۂ نبوت کیلیے ایسے شخص کو منتخب کرے جو شرک
مین مبتلا ہو یا شرک پر اپنی خوشی ظاہر کرے خدا ایسی باتون سے بہت بلند ہے۔

بارہوان سبق تو پھر توریت رائج کا یہ مضمون کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ جب جناب
موسیٰ نے میقات خدا کے لیے غیبت اختیار کی تو جناب ہارون نے گوسالہ کو
خدا بنایا اور اُسکے سامنے قربانی کی جگہ بنائی اور بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ قربانیان
کرکے اس سے تقرب حاصل کردیو ہین یہ مضمون بھی غلط ہے۔

[illegible]

ملک مصر سے نکال لایا ہم نہین جانتے کہ اسے کیا ہوا
تب ہارون نے انھین کہا کہ زیور سونے کے جو تمھاری جورؤون اور تمھارے بیٹون اور بیٹیون کے کانون مین ہین
توڑ کے میرے پاس لاؤ چنانچہ سب لوگ سونے کے زیور جو انکے کانون مین تھے توڑ توڑ کے ہارون کے پاس لائے اور اس نے انکے ہاتھون سے لیا
اور ایک بچھڑا ڈھال کر اسکی صورت حکاکی کے ہتھیار سے درست کی اور انھون نے کہا اے اسرائیل یہ تمھارا معبود ہے
اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اسکے آگے ایک قربانگاہ بنائی

کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام بھی ایسے خداؤں کی طرف مائل ہوئے اور انکے لیے بلند مقامات بنائے ۔

تیرہواں سبق کسی پیغمبر کی نبوت یوں ثابت ہوتی ہے کہ وہ پیغمبری کا دعوی کرے اور معجزہ دکھائے **معجزہ** اس خلاف عادت بات کا نام ہے جو دعوی پیغمبر کے مطابق اور تحدی سمیت ہو (یعنی وہ اس بات کا دعوی کرے کہ میرے سوا تم میں سے ایسا کوئی شخص نہیں کر سکتا) اور وہ اوروں سے نہو سکے ۔ خلاف عادت کی شرط اسلیئے ہے کہ موافق عادت باتیں تو ہر ایک سے ہوتی رہتی ہیں اسمیں نبی کے لئے کوئی ایسی خصوصیت نہوگی جو اُسے اوروں سے ممتاز کرے ۔ مطابقت دعوی کی شرط اسلیئے کہ اگر دعوی کے خلاف ظاہر ہوا مثلاً اگر اُسنے دعوی کیا کہ میں آشوب چشم والے شخص کو اپنے تھوک سے اچھا کر دونگا اور اسکی آنکھ صحیح ہونیکے عوض جاتی رہے اور وہ نابینا ہوجائے تو ایسے شخص کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی ۔ تحدی کی ضرورت اسلیئے ہے تاکہ کوئی جھوٹا ایسا دعوی نکرے اسلیئے کہ اُسے خوف ہوگا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا شخص بھی ایسا ہی کر دکھائے تو رسوائی کا سامنا ہو کیونکہ اگر کسی شخص سے لوگون

[illegible]

کی گمراہی کا خوف ہو تو خدا کی حکمت کا مقتضی یہ ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو پیدا کر دے
اور لوگوں سے ایسے فعل کے نہ ہو سکنے کی شرط اسلئے ہے کہ اگر اور لوگ بھی ایسا
کر سکینگے تو نبی کی خصوصیت نہ رہیگی اور اسکی سچائی پر دال نہ ہوگا۔

چودہواں سبق مضامین سابقہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کا
یہ مضمون باطل ہے کہ مصر کے ساحروں نے دو معجزوں میں جناب موسیٰ کا معارضہ
کیا ایک تو اس امر میں کہ پانی لہو کر دیا گیا دوسرے مینڈکوں کو زمین مصر پر چڑھا
دینے میں کیونکہ اگر ایسا معارضہ صحیح ہوتا تو لوگوں کو جناب موسیٰ کی تکذیب کا شوق
پیدا ہو جاتا اور یہ نبوت کی نقض غرض اور خلاف مقصود امر ہے۔ پھر حکیم علی الاطلاق
یعنی جناب رب العزت ایسا کیوں کرنے لگا وہ ایسی باتوں سے بلند و برتر ہے۔

پندرہواں سبق حکمت الٰہی میں واجب ہے کہ تمام وہ چیزیں جو انبیا نے وحی کے
ذریعہ سے اپنی امتوں کو دی ہوں وہ سب سچی ہوں اور کوئی چیز ایسی نہ ہونا چاہیئے
جو غلط ہو کیونکہ اگر ایسا نہ ہوگا تو لوگ پیغمبروں کی تکذیب کرینگے اور توریت [illegible]
میں بھی اس مضمون کی تصریح ہے کہ خدا نے جناب موسیٰ کو حکم دیا کہ تم نبوت کے جھوٹے
دعویٰ کرنے والے کو قتل کرو۔ پھر جناب موسیٰ سے کہا کہ اگر تم اپنے دل میں یہ
سوچو کہ ہم اس کلام کو کیونکر پہچانیں جو خدا کا نہ ہو تو اسکی شناخت یوں کرو کہ اگر نبی نے
خدا کے نام سے کوئی بات کہی ہو اور وہ نہ واقع ہو تو اسے سمجھنا کہ پیغمبر کی بات ہے جو
اس نے رواروی میں کہدی ہے۔ خدا نے نہیں کہا تھا۔ اس سے نہ ڈرو۔

[illegible]

[illegible]

سولھوان سبق چونکہ ہر شے کی تصحیح ہوتی ہے اسلئے توریت رایج کا یہ مضمون غلط ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے نوح پیغمبر پر وحی بھیجی کہ طوفان کے بعد کوئی آدمی اکیسو بیس برس سے زیادہ زندہ نہ رہیگا حالانکہ بہت سے لوگ طوفان کے بعد ایسے پیدا ہوے جو اس سے زیادہ زندہ رہے ہیں یہ بات بھی غلط ہو کہ خدا تعالیٰ نے جناب یونس پر وحی کی کہ قریہ نینوی چالیس دن کے بعد الٹ دیا جاے گا پھر خدا (معاذ اللہ) نادم ہوا اور اسے نہ الٹا۔ یہ ہین انجیل کا بھی یہ مضمون غلط ہے کہ جناب عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے قیامت کی علامتین بیان کین اور یہ کہ مین آسمان سے اترونگا پھر ان سے کہا کہ مین تم سے سچ اور حق کہتا ہون کہ یہ گروہ گزرنے نہین پاے گا کہ یہ سب کچھ ہو جاے گا۔ حالانکہ بہت سے گروہ اور بہت سے قرن گزر گئے اور ان باتون مین سے کچھ بھی نہین ہوا۔ اب اگر جیل کے معنی عالم یا زمانہ کے کیے جائین تو اولا تو یہ معنی نہ حقیقی ہین نہ مجازی۔ پھر بھی ہذا کا اشارہ بتاتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہو۔

سترھوان سبق اسمین شک نہین کہ ہمارے نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوت ثابت ہے۔ اسلئے کہ انھون نے اپنی نبوت کا دعوی کیا اور معجزہ آپکے ہاتھون ظاہر ہوا اور جو شخص ایسا ہو وہ پیغمبر ہوتا ہے۔ یہ امر کہ آپنے نبی ہونیکا دعوی فرمایا اسکا انکار کسی ایک شخص کو بھی نہین ہو سکتا۔ رہگیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ظہور معجزات وہ اس کثرت سے ہین جن کا حساب و شمار نہین ہو سکتا جیسے چاند کا
دو ٹکڑے ہو جانا یا پانی کا آپ کی انگلیون سے ابلنا یا تھوڑے کھانے سے
بہت سے مخلوقات کا سیر کر دینا یا سنگریزون کا آپکے دست مبارک مین تسبیح کرنا اور
ذراع زہر آلود کا کلام کرنا اور آپ کا غیبی خبرین بارہا متواتر دینا اور یہ بھی
آپکی مقبول دعائین جو بکثرت مشہور ہین اسی طرح سنگریزون آیتین اور نشانیان
جن کو پچھلون نے اگلون سے اس کثرت کیساتھ نقل کیا ہے جو تواتر کی حد
سے کہین زیادہ ہے۔ اور اگر بالفرض سوائے قرآن مجید کے کوئی معجزہ آپکا
نہوتا تو آپ کی نبوت کی گواہی دینے کیلئے یہی ایک گواہ کافی تھا۔ کیونکہ بار بار
آپنے فصحائے عرب اور مخلوقات سے اسکا مثل طلب کیا اور بارہا قرآن سے
تحدی فرمائی۔ لیکن انھین اسکا مثل پیش کرنے کی قدرت نہوئی۔ اور عرب کی
ایسی جماعتین جو کلام منثور کی حکمران اور منظوم کی مالک تھی اور اُن کی آواز سے عالم
گونج رہا تھا ایک بھی ایسا نہ ملا جو قرآن کے اتنے سورون مین سے کسی ایک کا
مثل لاتا اس عاجزی نے اُنکو پیغمبر سے جنگ کرنے پر مجبور کیا۔ اور نیزہ و شمشیر کا
مقابلہ اور اموال کی لٹجانے اور خونریزی پر اُن کو صبر کرنا سہل معلوم ہوا یہانتک کہ
اپنی عورتون کی اسیری اور اُن کا کنیز بنجانا منظور کر لیا۔ لیکن اگر وہ قرآن کے
مثل لانے پر قادر ہوتے تو اسکو چھوڑ کر جنگ و جدال کی مشقتین گوارا نہ کرتے۔
اور نیزہ و شمشیر کے زخم کھانے پر صبر کرتے۔

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا معارضہ کرنیکے لیے عرب کی ایک بلیغ
جماعت نے اتفاق کیا اور قول خدا ولکم فی القصاص حیوة یا اولی الالباب
کے معارضہ مین جو کچھ ان سے منتہائی کوشش سے ہو سکا وہ جملہ القتل انفی للقتل[له]

[له] اعجاز مین مفصل [illegible] معانی و بیان نحو [illegible] قرآن کی [illegible] [illegible]

[illegible]

تھا حالانکہ اہل بلاغت کو اسبات کا اچھی طرح علم ہے کہ ان دونون فقرون مین
کتنا فرق ہے اور بمقابلہ جملہ قرآنی اسمین کتنے عیوب ہین جو قرآنی آیت کے محاسن
اور خوبیون کو بتا رہی ہین۔ اور چونکہ اس مختصر رسالہ مین اسکی گنجائش نہین کہ تمام
متعلقات مقام کا ذکر کیا جائے لہذا مین اس مقام کو اس آیہ مبارکہ کی تلاوت پر ختم
کرتا ہون قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن
لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا (کہدے اے رسول کہ اگر
جن وانس اسبات پر اتفاق کرین کہ اس قرآن کا مثل لائین تو اسکا مثل نہین لاسکینگے
اگرچہ ایک دوسرے کو مدد پہونچائے۔

اٹھارہوان سبق اسمین بھی کوئی شک نہین کہ جن پیغمبرون کی نبوت کی خبر ہمارے
رسول نے دی وہ یقیناً پیغمبر تھے جیسے جناب نوحؑ اور جناب ابراہیمؑ اور
جناب موسی وحضرت عیسی علیہ السلام یا ان کے علاوہ اور پیغمبر جن کا ذکر قرآن
مین موجود ہے۔ اگر ہمارا پیغمبر ان کی نبوت کی خبر نہ دیتا تو ہمارے پاس کوئی ایسا
ذریعہ نہ تھا جس سے ہم ان انبیا کی نبوت کو ثابت کرتے کیونکہ اُن کی نبوت کے
اثبات کا طریقہ یہ عہدنامۂ قدیم (جسے اسوقت توریت کہتے ہین) یا عہدنامہ جدید
جسے انجیل کہتے ہین) انھین دونون مین منحصر تھا اور یہ دونون رائج الوقت عہدنامے
انبیا کیجانب وہ تمام برے افعال منسوب کرتے ہین جو نبوت کے منافی ہین جیسے
زنائے محصنہ اور شراب خواری اور تبلیغ رسالت مین جھوٹ اور خدا کا شریک تجویز
کرنا اور زانی مرد اور زناکار عورتون کیطرف منسوب ہونا یہ تمام باتین ان عہدنامون
مین ان انبیا کیلئے ذکر کی گئی ہین جن سے ایمان بھی نہین ثابت ہوتا چہ جائیکہ
اُن کی پیغمبری یا نبوت ثابت کیجائے۔

اور عیب خدا کیلئے ان عہدنامون مین العیاذ باللہ انسان کی صورت اور بال

اور دو کو بیٹا اور کبھی ثابت کئے گئے اور اُنکی صفات میں جہل اور ندامت اور
ناسمجھی اور وعدہ خلافی بیان کیگئی تو پھر انبیا کے خدا کے لئے ایسے صفات انکے
مذاق میں کیا برے ہیں حالانکہ خدا اور اُسکے انبیا ان تمام صفات مذکورہ بالا سے بری ہیں

تیسرا مقدمہ کتابوں کے بیان میں

مقدمہ ایسی کئی فائدے ہیں (۱) کتاب مقدس سے ہماری مراد وہ کتاب ہے جسکو ہمیں
کتاب الٰہی ہونا چاہیے خواہ وہ اُسکو اُسی پیغمبر نے جمع کیا ہو جس پر وہ کتاب نازل ہوئی ہو
یا کسی دوسرے نبی نے الہام کے ذریعہ سے لکھا ہو. یا اُسکی گواہی ایک ایسی جماعت
کثیرہ نے دی ہو جن کا باہم ہو کر جھوٹ بولنا محال ہو. (۲) کتاب مقدس ہونا اسیوقت
ثابت ہوتا ہے جب متصل سند برابر اُسوقت تک پہونچی ہوئی ہو جسوقت وہ کتاب لکھی
گئی ہے چاہیے وہ اُس نے لکھی ہو جس پر وہ نازل ہوئی یا کسی دوسرے پیغمبر نے
بواسطہ الہام لکھی ہو فقط گمان کافی نہیں ہو (۳) کتاب میں اگر صریح کھلا تناقض
مذکور ہو یا خلاف عقل باتیں موجود ہوں تو یہ تمام باتیں یقینی قرینے ہونگی کہ کتاب
میں تحریف ضرور واقع ہوئی (۴) اگر ایک کتاب کا مضمون دوسری کتاب کے
مضمون کی نقیض ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں
ضرور تحریف ہوئی (۵) جب یہ بات معلوم ہوجائے کہ کتاب میں تحریف موجود ہے
تو پھر اسکا کوئی مقام قابل اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر مقام میں احتمال تحریف موجود ہوگا
(۶) اگر یہ معلوم ہو کہ ان دونو کتابوں میں سے کسی ایک میں تحریف ہے لیکن کوئی شخص

[illegible]

[illegible]

تو ان دونون مین سے کسی ایک کا بھی اعتبار نہ ہوگا کیونکہ ہر ایک مین تحریف کا احتمال موجود ہے - یہ سب باتین جو اس مقدمہ مین بیان کی گئی ہین عقل سلیم اونکو واجب التسلیم سمجھتی ہے

مقصد سوم کا پہلا سبق - اہل کتاب مین جو کتابین رائج ہین انکی دو قسمین ہین - ایک قسم یہ ہے کہ اونکی صحت قدمائے اہل کتاب کے نزدیک بھی مشکوک ہے - ہم انکا بیان بھی ضروری نہین سمجھتے - کیونکہ وہ اونکو اب نظر اعتبار و التسلیم سے نہین دیکھتے - دوسری قسم وہ ہے جسکی صحت پر اہل کتاب کا اتفاق ہے اور وہ چھتیس ۳۶ کتابین ہین جنکو عہد عتیق کہتے ہین انکی تفصیل یہ ہے ۱ سفر تکوین او خلیقہ سفر خروج ۳ لاویین اور احبار کا سفر ۴ سفر عدد جسے گنتی کہتے ہین ۵ سفر تثنیہ یا استثنا یہ پانچون سفر ایک ہی کتاب سمجھی جاتی ہین اور جناب موسی کی طرف سے منسوب ہین انکے مجموعہ کا نام توریت ہے - لیکن مجازی اعتبار سے کبھی چھتیسون کتابون کو توریت کہتے ہین ۶ کتاب یوشع ۷ کتاب قضاۃ ۸ کتاب راعوث ۹ صموئیل کا سفر اول ۱۰ صموئیل کا دوسرا سفر ۱۱ اخبار ملوک کا پہلا سفر ۱۲ اخبار ایام کے متعلق دوسرا سفر ۱۳ کتاب عزرا ۱۴ کتاب نحمیا ۱۵ ایوب ۱۶ زبور ۱۷ - امثال سلیمن ۱۸ جامعہ ۱۹ نشید الانشاد ۲۰ اشعیا ۲۱ ارمیا ۲۲ ارمیا کے مرثیے ۲۳ - کتاب حزقیل ۲۴ کتاب دانیال ۲۵ ہوشع ۲۶ - یوئیل ۲۷ عاموس ۲۸ عوبدیا ۲۹ یونان ۳۰ میخا - ۳۱ ناحوم ۳۲ حیقوق ۳۳ صفینا ۳۴ حجی ۳۵ زکریا ۳۶ ملاخی

سبق دوسرا - پہلے پانچوین سفر جنھین توریت کہتے ہین وہ اس توریت کے علاوہ ہے جو جناب موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی - نہ اسے جناب موسی نے خود لکھا تھا اور نہ وہ انکے عہد مین لکھی گئی کیونکہ اس مروج توریت کے آخر مین جناب موسی کی وفات کا تذکرہ ہے اور یہ بھی کہ وہ مقام جہا مین مدفون ہین اور کسی انسان نے انکی قبر کا پتہ

نہیں پایا۔ یہ عبارت آواز بلند پکار رہی ہے کہ جناب موسیٰ کی درمیان میں اور اس مصنف کے ابین مدتوں کا فاصلہ ہے اور ان رائج کتابوں میں کئی اسباط کا تذکرہ ہے کہ یہ شریعت الرب یعنی توریت کو خلقیاہ نے (جو کاہن تھا) یوشیاہ ہی ان کے زمانہ میں بیت الرب میں پایا اور شافان کاتب کو یہ مژدہ سنایا شافان نے یوشیا کو خبر دی اور جب وہ پڑھ کر سنائی گئی تو اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔

اس قصہ سے معلوم ہو گیا کہ یوشیا کے زمانہ سے پہلے اس نسخہ توریت کا کہیں پتا نہیں تھا پھر یوشیا کے زمانہ کے بعد بخت نصر کا واقعہ ایسا درپیش ہوا جس نے نہ توریت کا کوئی نسخہ چھوڑا نہ کسی اور نبی کی کوئی کتاب باقی رکھی ان تمام واقعات سے معلوم ہو گیا کہ توریت کی سند جناب موسیٰ کے بعد قطع ہو گئی

قسیس اسحٰق۔ اہل کتاب کا انتہائی حجت یہ ہاں یہ دعویٰ ہے کہ توریت جب دنیا سے معدوم ہو گئی۔ اور اس کے تمام نسخے ناپید ہو گئے تو اسے عزرا علیہ السلام نے الہام کے ذریعہ سے لکھا ان کے پاس اس کی کوئی قطعی سند نہیں جو جناب عزرا تک متصل ہو اگر ان کے پاس ایسی سند موجود ہو تو اسے بیان کرنا چاہیئے ورنہ ہمیں تو اس بات کا یقین ہے کہ اس میں تحریف واقع ہوئی اور اس وقوع تحریف پر چند امور دلالت کرتے ہیں۔

[illegible]

(۱) ایضاً [illegible]

(۱) صریح اور واضح غلطیوں کا وجود ۲ آپس میں متناقض باتیں ۳ کفریات جو ظاہر بظاہر کفر پر دال ہیں ۴ رذیل باتیں جو معمولی لوگوں کو بھی نامناسب ہیں پیغمبروں کی طرف منسوب ہیں ۵ یہ توریت باقی کتابوں کی متناقض باتیں ہیں

۴ بیٹی کی بیٹی پیدا ۱
ماموں کی اسیر ہوا رستا شخص اسکی
بیٹی اور بیٹیاں ہیں - باب ۲۶ م
فقرہ ۲۰ تا ۱۵ - کی ہیں تکوین - عدد ۳ خروج سے ۲۳ اینیسوین
باب میں کہا کہ میرا مونھ نہیں دیکھا جا سکتا اور اس میں یہ بھی
ذکر ہے کہ خدا نے موسی سے کہا کہ تم میرا مونھ دیکھنے پر قادر
نہیں کیونکہ انسان زندہ رہتا ہے اور دیکھا نہیں دیکھتا -
اور تکوین میں کہا کہ یعقوب نے خدا کو روبرو دیکھا باب
۳۲ عیسیٰ ہے کہ دیکھا کہ خدا آدمی کے شکل پر ہے - اور اس
کے علاوہ مثالیں بھی ذکر ہو چکیں الا قصہ جیسا کہ لوط
انبیا معاذ اللہ شراب خواری کرتے تھے اور لوط نے
معاذ اللہ زنا کی - وغیرہ وغیرہ سے کتاب استثنا میں ہے
کہ موسی کو زمین میں عمون میں سے کچھ نہیں ملا - فقرہ
(۲) باب ثانی اور کتاب یشوع باب سیزدہم میں تصریح
ہے کہ جناب موسی نے بنی جاد کو نصف زمین
بنی عمون دیدی ہے

عدد ۵ [illegible] چہارم [illegible]
[illegible] باب [illegible] فقرہ [illegible]
[illegible] ہیں [illegible]
اولاد [illegible] ہیں [illegible]
لوگ ہے اور [illegible] تھا اور اس [illegible]
[illegible] ایک پیغمبر تھا اور دین [illegible]
[illegible] کا بیٹا [illegible] اور [illegible]
پیغمبر اور اس کا [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] سادل [illegible] آزاد [illegible]
کنعانی عورت کا بیٹا [illegible] عبرانی
اور [illegible] ان میں [illegible]
اور [illegible] میں [illegible]
اور ان کنعانات [illegible]
پیغمبر ہیں حضرت [illegible]
[illegible] اور [illegible]
اسمٰعیل [illegible] سبب [illegible]

کرتی ہے جنکا ذکر آگے آئیگا یعنی کتاب یوشع اور سفر اول ایام اور کتاب حزقیل اور کتاب اشعیا۔ انمین سے ہر ایک بات اس امر کی دلیل قطعی ہے کہ اس توریت مین ضرور تحریف واقع ہوئی اور جب تحریف کا ہونا ثابت ہوگیا تو یہ کتابین اعتبار سے ساقط ہوگئین جیسا کہ خود توریت بھی اعتبار سے ساقط ہوجائیگی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ احتمال تحریف دشمن اعتباری۔

چوتھا سبق باقی جو اور انبیا کی کتابین ہین اُنکی نسبت بہین اسقدر شدید اختلاف ہے جس سے اسبات کا علم ہوجاتا ہے کہ اُنکے پاس کوئی ایسی اسناد موجود نہین ہے جس سے وہ کسی خاص پیغمبر کے جانب اُسے منسوب کرسکین اُسکے ساتھ ہی ساتھ ہمین ایسی باتین موجود ہین جنکی نسبت کسی شریف آدمی کی جانب نہین دیکھتے جا سکتے چہ جائیکہ وہ کسی پیغمبر کی طرف منسوب ہون جیسی نشیدالنشاد جو ابتدا سے انتہا تک فاسقون کے گیت ہی اسمین صرف چہرہ و رخسار کی تشبیب نہین ہی بلکہ تہیگاہ اور رانون کا وصف بھی موجود ہے اور بہت سی باتین ایسی ہین جنکی لغویت کی وجہ سے ہنسی آتی ہی جیسے

اُنیسوین باب مین ہے کہ خدا نے ارمیا کو حکم دیا کہ وہ ایک مٹی کا ابریق خرید کرین اور شعب کے سردارون سے لمبی چوڑی باتین کرین جنہین انکی تہدید و تخویف ہو پھر وہ اس مٹی کی ابریق کو اُنکے سامنے توڑکر یہ کہین کہ خدا وند افواج نے یہ کہا ہے کہ مین اسیطرح اس شعب کو توڑ ڈالونگا۔

یوشع باب اول مین ہے کہ خدا نے ہوشع کو حکم دیا کہ وہ اپنے لئے ایک زانیہ عورت لین اور اپنے لئے زنا کی اولاد اختیار کرین کیونکہ زمین نے خدا کو چھوڑکر زنا کرنا اختیار کیا ہے۔

یہ اس قسم کی باتین ہین جو احمقون سے بھی کم سنی گئی ہین کیونکر ممکن ہے کہ کوئی شخص انکو الٰہی خطابات مین شمار کرے جو اس نے اپنے پیغمبرون کی طرف متوجہ کی ہین۔ خدا مخلوقات کی ان باتون سے کہین بلند و برتر ہے۔

پانچوان سبق۔ وہ کتابین جو آج کل نصاریٰ مین رائج ہین وہ ستائیس ہین ان سب کے مجموعہ کا نام عہد جدید ہی۔ ۱۔ انجیل متی۔ ۲۔ انجیل مرقس۔ ۳۔ انجیل لوقا۔ ۴۔ انجیل یوحنا۔ ان چارون انجیلون پر انجیل کا نام بولا جاتا ہے۔ کبھی تمام مجموعہ کو بھی انجیل کہتے ہین ۵ کتاب اعمال رسل ۶ پولس کی رسالت اہل رومیہ

کی طرف ۷ پولس کی رسالت اہل کرنتھیس کی جانب ۸ پولس کی دوسری رسالت
انکی جانب ۹ پولس کی رسالت اہل غلاطیہ کی جانب ۱۰ پولس کی رسالت اہل
افسس کی طرف ۱۱ فیلپس یا فیلپی کی جانب پولس کی دوسری رسالت اہل
قولاسائس اور کولوسی کی جانب پولس کی دوسری رسالت ۱۳ اہل تسالونیکی
جانب پولس کی رسالت ۱۴ اہل تسالونی کی جانب پولس کی دوسری رسالت
۱۵ انتیموتاوس کی جانب پولس کی پہلی رسالت ۱۶ پولس کی انکی طرف دوسری
رسالت ۱۷ اتیطوس کی جانب پولس کی رسالت ۱۸ فیلیمون کے جانب پولس
کی رسالت ۱۹ عبرانیون کی جانب پیغامبری ۲۰ یعقوب کی رسالت ۲۱ پطرس
کی رسالت ۲۲ انکی دوسری رسالت ۲۳ یوحنا کی رسالت ۲۴ انکی دوسری
رسالت ۲۵ انکی تیسری رسالت ۲۶ یہودا ۲۷ یوحنا کا خواب۔

چھٹا سبق۔ ان چارون انجیلون مین سے کوئی انجیل بھی ایسی نہین ہے جو جناب
عیسی پر نازل ہوئی تھی اور ممکن نہین کہ یہ انجیلین بذریعہ الہام لکھی گئی ہون جسپر
چند باتین دلالت کرتی ہین۔ اول تو لوقا نے اپنی انجیل کی ابتدا مین تصریح کی ہے
کہ اسنے اور بہتون نے انجیل کو بذریعہ روایت لکھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اختلاف جو حضرت
عیسی کے نسب مین واقع ہے وہ بتاتا ہے کہ یہ بطریق الہام نہین لکھی گئی۔ کیونکہ انجیل
متی مین جناب عیسی کو سلیمان بن داؤد کی طرف منسوب کیا ہے اور یوسف سے لیکر
ابراہیم تک چالیس پشتین لکھی ہین۔ اور لوقا نے آپ کو ناتان بن داؤد کی طرف
منسوب کیا ہے اور پشتون کا شمار چھپن کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ آخر کتاب یوحنا مین یہ مضمون
ہے اور جناب عیسی کے شاگرد وہی ہین جو اسکی گواہی دے رہے ہین اور لکھ رہے ہین۔
اور ہمین معلوم ہے کہ انکی گواہی سچ ہے۔
اس عبارت سے صاف آشکار ہے کہ اسکا مصنف یوحنا نہین۔ پھر انجیل یوحنا کو

یہ لکھ کر ختم کیا ہو" اور بہی بہت سی باتین ہین جو یسوع نے کی تھین اگر ایک ایک لکھی جائین تو میرے خیال مین ان کتابون کی سمائی عالم مین نہ ہوگی"

یہ وہ جھوٹ کلمہ ہے جس کے کہنے پر کسی عاقل کو جرأت نہیں ہوسکتی ہے جائیکہ کوئی صاحب الہام پیغمبر ایسا لکھے کیونکہ اگر ہم فرض کرین کہ جناب مسیح نے ہر سکنڈ مین اپنی عمر کے اوقات مین ہزار ہا معجزے دکھلائے اور وہ معجزے لکھے جائین تو ان سب کتابون سے ایک حجرہ بھی نہ بھریگا ہے جائیکہ عالم کی متعلق یہ خیالات کئے جائین کہ ہمین گنجائش نہ ہوگی۔

سانوان سبق۔ رگئین اور کتابین وہ بھی انجیلون کی طرح کوئی یقینی سند نہین رکھتین اسیوجہ سے برابر سابق سے اب تک کمیٹیان اس مطلب پر غور کرنے کے لئے بیٹھین کبھی انھون نے ان کتابون کا شمار زیادہ کردیا کبھی کم اسی طرح انجیل کے متعلق بھی کیا کرتے ہین اور پولس کی پہلی رسالت جو کورنتوس کی طرف ہوئی اسکے ساتوین باب کے ۲۵ اور ۲۶ فقرہ مین ہے کہ "لیکن کنواری عورتین انکے باب مین میری نظرمین کوئی خدا کا حکم نہین ہے لیکن کبھی مجھے رائے صائب عطا کی جاتی ہے مانند اوس شخص کے جسکو خدا کی رحمت نے امین بنایا ہو تو مجھے خیال ہوتا ہے کہ یہ بات اچھی ہے" یہ ان کا اعتراف دیکھنے کے قابل ہی جو اس بات مین بالکل صریح ہی کہ وہ بغیر الہام اپنی رائے سے شرعی احکام بیان کرتے تھے نہ تو الہام ہوتا تھا نہ وحی۔ بلکہ محض ظن وگمان سے حکم دیا جاتا تھا۔ اسطرح کا آدمی ممکن ہے کہ اسکا ہر مکتوب رسالہ محض گمان اور ظن سے لکھا گیا ہو اور الہام کو اوس سے کوئی تعلق نہو۔ اگر ہم چاہین کہ عہدنامہ قدیم و جدید کے عیوب کو لکھین تو ایک بڑی مبسوط کتاب تیار ہوجائیگی لیکن ہمارے لئے یہی بہت ہے کہ انکی بہت سی عالمون نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اونکو ان کتابون کی تصنیف کرنے والون کا علم تحقیقی نہین ہوا۔

آٹھواں سبق۔ ہمارا قرآن مجید ایسا ہی جسکی نسبت یقینی طور سے رسول اللہ صلعم کی طرف معلوم ہے کیونکہ اسکی تواتر مین کسی عاقل کو شبہ نہین ہی کبھی اسکے حافظون کی تعداد ہر زمانہ مین ہزار ہا سے کم نہین رہی حالانکہ معجزہ بلاغت کو دیکھتے ہوے اُسکے الٰہی ہونے مین شک باقی نہین رہتا اور اگر تمامی قرآن کو کوئی چھان ڈالے جب بھی اُسمین اغلاط کا پتہ ملیگا نہ کفر کی بو آئیگی نہ تناقض نظر آئیگا اور یہ تمام باتین عہدنامہ قدیم وجدید مین موجود ہین۔ قرآن مین خدا کی کامل صفتین ملینگی اور صفات ناقصہ سے اسکا تقدس اور برتری پائی جائے گی اور توحید کی طرف دعوتین نظر آئینگی اور انبیاء کی عصمت اور پاکیزگی کا بیان ملیگا اور رذیل اور بری باتون سے اُنکا دامن پاک دکھائی دیگا اور مومنین کی مدحین اور جنت وجہنم کا ذکر اور اچھے اخلاق کا تذکرہ اور انکا حکم اور پاک چیزون کے حلت اور بری چیزون کی حرمت اور سیاسی احکام کا بیان اسی طرح کی اور باتین جنکو تمام عقلین پسند کرتی ہین نظر آئینگی اس لئے اُس خدا کا شکر کہ جسنے ہمکو اسلام کا رستہ بتا کر احسانمند کیا اور ہمین خاتم المرسلین کی امت سے قرار دیا۔

والحمد لله اولا واخرا
وباطنا وظاهرا

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.